

## حسینیہ مجدد الشریعہ حضرت غفران مآبؒ

ابوالبلاغہ مولانا سید علی داؤد صاحب قبلہ

میں چھوڑی تو وہ مذہبی تصانیف یا ایک امام باڑہ تاکہ بعد وفات بھی مومنین کو فیض پہنچتا رہے کیونکہ جناب کی بیس پچیس تصانیف میں سے ”عماد الاسلام“ اور ”ذوالفقار“ ایسی کتابیں بھی ہیں جن کی علم کلام و مناظرہ میں نظیر نہیں بلکہ یہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ آج تصانیف میں سے جو کتابیں شائع ہو گئیں ہیں وہ تقریباً وہی خدمات کر رہی ہیں جو مصنف کے تھے۔ اسی طرح امام باڑہ کو بھی بانی کے خدمات کا ایک نمونہ سمجھنا چاہئے کیونکہ ابتدا سے آج تک ایسے ایسے جواہر العلوم کا خزانہ چلا آ رہا ہے جن کی بابت حضرت رسالت مآبؐ نے ”عَلَّمَائِ اُمَّتِي كَانِبِيَّائِي بَنِي اِسْرَآئِيْل“ فرمایا ہے۔ اس امام باڑہ میں خود حضرت غفران مآبؒ، حضرت سلطان العلماء، حضرت سید العلماء، حضرت رئیس المجتہدین (سید مرتضیٰ صاحب)، صدر الشریعہ سید محمد ہادی، حضرت ملک العلماء، حضرت تاج العلماء، حضرت عماد العلماء، حضرت بحر العلوم، حضرت ملاذ العلماء، حضرت قدوة العلماء، حضرت فخر العلماء (ملاطہر صاحب)، علامۃ العصر جناب مولانا سید حامد حسین صاحب قبلہ فردوس مآب، علامۃ الدہر جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ، فخر المحدثین مولانا سید ابوالحسن صاحب کشمیری ایسے مجتہدین کے علاوہ دیگر اکابر مومنین علماء اعلام، ادباء و شعراء عظام، روساء کرام اور شاہزادگان ذوی الاحترام کی بھی قبریں ہیں

اس جلیل القدر ہستی کے پاک ہاتھوں کی بناء ہے جس نے اپنے بحر علم سے ایسے ایسے دریائے علوم جاری کر دیئے جن سے آج تک سالکانِ صراطِ مستقیم سیراب ہوتے رہے اور قیامت تک پیاس بجھاتے رہیں گے۔

حضرت غفران مآبؒ ہندوستان کے پہلے مجتہد ہیں جنہوں نے ہندوستان میں علم اجتہاد اور خاندان اجتہاد کی بنا ڈالی آپ ہی کی ذات وہ ذات ہے جس کی اولاد میں ایک صدی سے سلسلہ اجتہاد برابر جاری ہے اور آج بھی آپ کے خاندان میں فخر المجتہدین جناب سید سبط حسین صاحب قبلہ کہف العلماء جناب سید ابن حسن صاحب قبلہ، ممتاز العلماء جناب سید ابوالحسن صاحب قبلہ، ظہیر العلماء جناب سید محمد ہادی صاحب قبلہ، عمدۃ العلماء جناب سید کلب حسین قبلہ (امام جمعہ)، علامۃ ہندی حکیم الامتہ جناب سید احمد صاحب قبلہ، سراج العلماء جناب سید محمد صاحب قبلہ موجود ہیں ان کے علاوہ ہندوستان میں کوئی ایک مجتہد مشکل ہی سے ایسا نکلے گا جس کا سلسلہ تلمذ حضرت غفران مآبؒ تک منتہی نہ ہوتا ہو۔

آپ ہی نے سب سے پہلے ہندوستان میں نماز جمعہ و جماعت شیعہ اصول پر عہد نواب آصف الدولہ میں ادا فرمائی۔ آپ نے اپنی ساری عمر تجدید شریعت و ترویج عزاداری میں صرف کی اور اپنے بعد بھی اگر کوئی چیز یادگار

حضرت قدوۃ العلماء کی قبور مطہرہ ہیں۔ یہ کمرہ بھی جابجا سے بوسیدہ ہو گیا ہے، تصویر میں اسی کمرہ کے آگے والے سہ درہ کی تعمیر ہو رہی ہے۔

دوسرا کمرہ بڑے دالان کی مشرقی سمت میں حجرہ حضرت غفران مآب کے مقابل کا ہے جس کے پہلو میں حضرت بحر العلوم کی قبر مطہرہ ہے، یہ کمرہ زائد خراب حالت میں ہے اس حجرے کی دیوار گر گئی ہے جس کے تین دروازے تھے اندرونی دالان کے عرض میں واقع تھے۔

یہ دیوار بڑے دالان کی گری ہوئی چھت کے نیچے تھی اور اسی کے آگے حضرت غفران مآب کا بنوایا ہوا منبر رہتا تھا جو تصویر میں آگے کے دالان میں رکھا ہوا ہے اس مشرقی کمرہ کے بھی آگے ایک سہ درہ تھا جو تصویر میں بالکل منہدم نظر آ رہا ہے اس کے علاوہ جو عمارت تصویر میں نہیں ہے وہ زیادہ خراب و شکستہ ہے امام باڑہ کے وسیع صحن (جس میں سیکڑوں مومنین و علماء کی قبریں ہیں) کے چاروں طرف دالان اور بنے ہوئے تھے جن میں سے بعض تو برساتیں کھاتے کھاتے بالکل گر گئے ہیں، بعض کی دیواریں جابجا سے گر گئی ہیں، یا شق ہو گئی ہیں۔ بعض کی چھتیں بیٹھ گئی ہیں۔ امام باڑہ کی چہار دیواری اس طرح منہدم ہوئی کہ جیسے بنی ہی نہ تھی مغربی پھاٹک بھی گر جانے کی حالت میں باقی ہے۔ صرف مسجد اور ایک شمالی پھاٹک تو محفوظ ہے باقی کوئی جگہ ایسی نہیں جو قابل تعمیر نہ ہو۔

اسی حالت سے متاثر ہو کر عالی جناب پروفیسر مہدی حسن ناصری صاحب مدظلہ نے ذیل کی نظم میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہم بھی اس نظم کی تائید میں ائمہ معصومین کی

اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عتبات عالیات کے بعد حسینہ غفران مآب سے افضل کوئی مقام نہیں۔

یہ امام باڑہ ۱۲۲۷ھ میں جناب کی پاکیزہ کمائی سے تعمیر ہوا اور اس زمانہ سے لے کے آج تک اس میں حضرت غفران مآب کی بناء کردہ مجالس محرم کے علاوہ اہل لکھنؤ کی بھی مجالس کثرت سے ہوتی رہتی ہیں۔

مگر افسوس کہ اب ایک صدی کے بعد ایسے قابل بقا امام باڑہ کو زمانہ کے انقلاب نے بہت خراب و شکستہ حال کر دیا ہے اور جو باقی رہ گیا ہے وہ قریب انہدام ہے مومنین ماہنامہ ”مبلغ“ کے ٹائٹل پر امام باڑہ کی تصویر دیکھیں اس سے مختصر حالت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے تصویر امام باڑہ کے مقام صدر کی ہے جس کے اندر کے بڑے دالان کی چھت گر گئی ہے، یہ دھوپ جو دالان کے اندرونی کھمبوں پر پڑ رہی ہے اسی ٹوٹی ہوئی چھت سے آرہی ہے اسی بڑے دالان کی پشت پر شہ نشین ہے جس میں نیچے حضرت سلطان العلماء، حضرت ملک العلماء، حضرت تاج العلماء، حضرت ملاذ العلماء کی قبور مطہرہ ہیں اور ان قبروں سے گز بھر بلندی پر امام حسینؑ کی ضرت کج و روضہ کی شبیہیں رکھی ہوئی ہیں یہ شہ نشین بھی ہر طرف سے شق ہو گئی ہے جس کی ازسرنو بنوانے کے سوا کوئی صورت نہیں ورنہ اب کی برسات میں سب گر جائے گی جس سے بڑے دالان کی دیواروں کو بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

اسی بڑے دالان کی مغربی سمت میں ایک وسیع کمرہ ہے جس میں حضرت غفران مآب، حضرت سید العلماء، حضرت رئیس المجتہدین (سید مرتضیٰ صاحب) حضرت عماد العلماء،

یادگار باقی رکھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک جلیل القدر نائب امام کی یادگار کو بھی باقی رکھنے کے لئے جو جس سے ممکن ہو مدد کرے

ساقیا کس لئے تلقین شکیبائی ہے  
آج تو نام خدا خوب گھٹا چھائی ہے  
مژدہ عیش و طرب رحمت حق لائی ہے  
سال بھر روئے ہیں جب فصل بہار آئی ہے

جی میں ہے کچھ تو علاج دل ناشاد کریں

سنئے والا ہو تو ہم نالہ و فریاد کریں

گلشن دہر میں ہے آمدِ لیلائے بہار  
اور ہے خلق خدا محو تماشا ئے بہار  
ہے مگر ہم سے عجب حُسن تقاضائے بہار  
زخمِ دل میں ہو چمک لب پہ رہے ہائے بہار

کیا جنوں خیز ہے یہ سرد ہوا ساون کی

ہائے یہ فصل جوانی یہ گھٹا ساون کی

نالہ کرتے ہیں مگر دیکھیں اثر ہے کہ نہیں  
سنئے والوں کے بھی پہلو میں جگر ہے کہ نہیں  
لوگ ہنستے ہیں خدا کا انھیں ڈر ہے کہ نہیں  
دین و دنیا کی بھی کچھ ہم کو خبر ہے کہ نہیں

بات رہ جاتی ہے اور وقت گذر جاتا ہے

دیکھنا ہے ہمیں وعدہ کسے یاد آتا ہے

آہ وہ قبلہ<sup>[۱]</sup> و کعبہ کا عز خانہ آہ  
مدفن مجتہدین و علمائے ذی جاہ

روضہ سبطِ نبی رشکِ جناں عرشِ پناہ  
کسمپرسی و خرابی میں بصد حال تباہ  
یہ صدا دیتا ہے جنت کے طلب گاروں کو

آؤ! روکو! مری گرتی ہوئی دیواروں کو

بانی اس کا ہے وہی جس نے سنبھالا ہم کو  
ورطہ کفر و جہالت سے نکالا ہم کو  
مہدیں، شرع کی آغوش میں پالا ہم کو  
ایسا ملنے کا نہیں چاہئے والا ہم کو

کئے فرزند بھی شاگرد بھی اعلیٰ پیدا

یہ وہ چشمہ تھا کہ جس سے ہوئے دریا پیدا

اس کے فرزندوں<sup>[۲]</sup> کے شاگرد بھی اعلیٰ نکلے  
مفتی ملت<sup>[۳]</sup> و علامہ<sup>[۴]</sup> کیلتا نکلے  
حامی دینِ نبی شرع کے شیدا نکلے  
کیا بتاؤں دُرِ نایاب تھے کیا کیا نکلے

دُن یہ سب ہیں اسی ٹوٹے عز خانے میں

یہ خزانہ ہے نہاں سب اسی ویرانے میں

آج بھی ان میں سے سرکردہ امت ہے کوئی  
ہادی دیں کوئی سرتاجِ فضیلت ہے کوئی  
ہے ظہورِ حسن<sup>[۵]</sup> و نجمِ شریعت<sup>[۶]</sup> ہے کوئی  
حائر<sup>[۷]</sup> علم کوئی ناصر<sup>[۸]</sup> ملت ہے کوئی

نام ان سب کے بزرگوں کا مٹا جاتا ہے

ہاں سنبھالو! کہ عز خانہ گرا جاتا ہے

ہائے ہم شیعوں پہ یہ آگیا کیسا ادبار  
کہ عز خانہ سرور سے نہ رکھا سروکار

آج تک تجھ پہ ہزاروں ہیں مصائب ہر بار  
شہ بیکس تری مظلومی و غربت کے ثار  
ہائے اے سبط نبی سرور معصوم حسینؑ  
کشتہٴ راہ خدا، بیکس و مظلوم حسینؑ

سو گوارانِ شہ کرب و بلا بہر خدا  
جلد اس روضہ کی تعمیر کو بھیجو چندا  
پھر کہا جاتا ہے ہنگام نہیں غفلت کا  
ناصری کرتا ہے اس عرض پہ بس ختم و دعا

مومنو! اس شہ بیکس نے بڑا کام کیا  
تین دن تک یہ رہا کرب و بلا میں پیاسا  
اپنے بچوں کو کیا امت احمد پہ فدا  
خنجر شمر سے کٹوا دیا پھر خشک گلا

جب تک اس دہر میں نام شہ ناشاد رہے  
یا الہی یہ عز خانہ بھی آباد رہے  
(ماخوذ از ”غفران“ باب نمبر، ماہنامہ ”مسئغ“، لکھنؤ ماہ رجب و شعبان ۱۳۴۹ھ)

نوٹ: خدا کا شکر ہے کہ اب یہ عز خانہ حضرت غفران مآبؑ  
کی تعمیر سے کئی گنا زیادہ بہتر تعمیر ہو گیا ہے۔ جدید تعمیر کا سنہ،  
سنگ حسینیہ پر کندہ ہے جو ۱۹۸۴ء ہے۔ (ادارہ)

اُسی محسن اسی سید کا عز خانہ ہے  
اس کے خیموں کی طرح آج جو دیرانہ ہے

[۲] حضرت سلطان العلماء و حضرت سید العلماء وغیرہما علی اللہ مقامہم

[۱] قبلہ و کعبہ حضرت غفران مآب طاب ثراہ

[۴] جناب علامہ حامد حسین صاحب فردوس مآب

[۳] جناب مفتی محمد عباس صاحب و جناب مفتی محمد قلی صاحب علی اللہ مقامہما

[۶] شمس العلماء جناب سید نجم الحسن صاحب قبلہ مدظلہ

[۵] ظہیر الملتہ جناب سید ظہور الحسن صاحب مدظلہ

[۸] شمس العلماء جناب سید ناصر حسین صاحب مدظلہ

[۷] شمس العلماء جناب سید علی صاحب حائری مدظلہ

